ڈاکٹر پنکی جسٹن
اسسٹنٹ پروفیسر، جناح یونیورسٹی برائے خواتین
نارتھ ناظم آباد، کراچی

سراج الدین پانی پتی: حقائق و انکشافات

Sirj ud din Panipati was basically a poet but has an importance of being the father of Karimuddin Panipati and Imaduddin Panipati, the prominent writers of Urdu. There are some works associated to Sirajuddin also, which were composed in Urdu poetic meter. The basic reason to write about him is to present the facts came to me by a rare autobiography "Waqeyat-e-Amadia" published in 1873. Through this rare work it became possible to dispell some misconceptions that still exist in Urdu literature. This article is a small attempt towards some fact findings about prominent Urdu biographer Mualvi Karimuddin Panipati also.

سراج الدین پانی پتی بنیادی طور پر شاعر تھے ،لیکن ان کا ذکر چند ایک تذکروں میں ہی ملتا ہے ۔مولوی کریم الدین[۱] (۲۴ اپریل ۱۸۲۲ء ۔لاہور ۱۸۷۹ء) نے اپنے تذکرہ ''طبقات الشعرائے ہند'' ۱۸۴۸ء میں ان کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ان کے بیان کے مطابق سراج الدین پانی پتی ان کے والدمحترم تھے اور پانی پت کے رہنے والے تھے۔ اوائل عمری سے ہی شعر کہتے تھے،تخلص ان کا سراج تھا۔شاعری میں کسی استاد سے شعری اصلاح نہ لی۔محاورات کا استعمال کثرت سے کرتے تھے۔حکیم شکوہ سے فارسی کی تعلیم حاصل کی اور قرآن شریف اپنے والدمحترم سے پڑھا۔ان کی چند اردو تصانیف بھی ہیں ،جو درج ذیل ہیں۔

اول: قصہء حاتم طائی (مثنوی)

دوم: قصہء آفتاب شاہ اور مہتاب شاہ

سوم: قصہء کامروپ (اردو)

چہارم: ایک قصہ (اپنے حالات سے متعلق) [۲]

سراج الدین پر قلم اٹھانے کی بنیادی وجہ ان کی اولاد میں دوایسی اہم شخصیات کا ہونا ہے،جن سے انیسویں صدی میں اردو زبان و ادب کو بالواسطہ اور بلاواسطہ بہت فائدہ پہنچا،لیکن اسی کے ساتھ ہی بعض ایسی غلط فہمیاں بھی منسلک ہو گئیں جو آج بھی من وعن موجود ہیں۔سراج الدین نہ صرف اردو ادب کے معروف مصنف مولوی کریم الدین کے والد تھے بلکہ مولوی عماد الدین[۳] جنھوں نے ۱۸۶۶ء میں عیسائی مذہب قبول کر لیا اور بہ استثنائے چند اپنا تمام زورِ قلم عیسائی

مذہب کی ترویج وتبلیغ میں صرف کیا،ان کی اولاد میں سے تھے۔ راقمہ کی دسترس میں آنے والی کتاب ''واقعاتِ عمادیہ'' (اشاعتِ اول ۱۸۶۷ء، اشاعتِ دوم ۱۸۷۰ء)ان کی آپ بیتی ہے ،جس میں انھوں نے بتایا ہے کہ ان کے والد مولوی سراج الدین پانی پتی ہیں۔وہ کل چار حقیقی بھائی ہیں ،جن میں سب سے چھوٹے بھائی معین الدین کا ۱۸۶۵ء میں انتقال ہو گیا۔۴ سب سے بڑے بھائی مولوی کریم الدین ہیں ،جنھیں وہ اردو ادب کے بہت بڑے مصنّف ہونے کے باعث خاندان کا فخر بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ مدارس حلقہء لاہور کے ڈپٹی انسپکٹر ہیں۔۵ اس بات کی تصدیق فرمان فتح پوری کے اس بیان سے بھی ہوتی ہے کہ ۱۸۶۱ء۔۶۲ کے قریب وہ ترقی کر کے ڈپٹی انسپکٹر کے عہدے پر پہنچ گئے ۔غالباً اسی عہدے سے سبکدوش ہو کر ۱۸۷۹ء میں وفات پائی ۔۶ ان سے چھوٹے بھائی منشی خیر الدین تھے،جو پہلے لدھیانہ اور ہوشیار پور کے مدارس کے وزیر تھے۔۷ امداد صابری کے بیان کے مطابق منشی خیرالدین نے عیسائی مذہب قبول کرلیا تھا اور ''انفصال خیر'' کے عنوان سے ۱۸۶۸ء میں ایک ٹریکٹ شائع کیا،جس میں اپنے عیسائی بننے کی وجہ اور اسلام ونصرانیت کا مقابلہ کیا،لیکن بعد میں دوبارہ مسلمان ہو گئے۔۸ عمادالدین نے جب اپنی آپ بیتی تحریر کی ،اس وقت تک منشی خیر الدین نے عیسائی مذہب قبول نہیں کیا تھا۔اسی لئے انھوں نے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ والد کی خدمت میں بمقام پانی پت رہتے ہیں ۔وہ بھی سمجھدار اور بے تعصب آدمی ہیں ،اگر موت کی فکر کر کے آخرت کا انتظام کریں تو راہِ راست پا سکتے ہیں ،مگر افسوس کہ ان کے پاس کوئی دیندار مغالطہ میں سے نکالنے والا نہیں۔۹

مولوی عمادالدین کی آپ بیتی منظرِ عام پر آنے سے مولوی سراج الدین ،مولوی کریم الدین اور منشی خیر الدین کے بارے میں بالواسطہ اور بلاواسطہ نہایت اہم حقائق و انکشافات منظرِ عام پر آئے۔جن سے بالخصوص ان کے خاندانی نسب نامہ پر روشنی پڑتی ہے،عماد الدین کے بقول ان کا سلسلہء نسب جمال الدین قطب ہانسوی رحمت اللہ علیہ سے ملتا ہے ۔کہتے ہیں کہ شہر ہانسی میں جو بارہ قطب ہیں ان میں سے قطب شیخ جمال الدین ہے،ان کے بیٹے شیخ فتح محمد تھے،ان کا بیٹا میں اور میرے بہن بھائی ہیں ۔۱۰ امداد صابری اپنی کتاب ''فرنگیوں کا جال'' ۱۹۴۹ء میں ''پنجابی اخبار'' لاہور ۱۱ ۲۴ جنوری ۱۸۷۴ء ص ۱۱ ،نمبر ۴ ،جلد ۲ کا حوالہ نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ عمادالدین پانی پت کے رہنے والے ہیں اور ان کے والد مولوی چراغ الدین ۱۲ ہیں جو پادری عمادالدین کی طرح عیسائی ہو گئے تھے۔لیکن پھر مسلمان ہو گئے۔۱۳ علاوہ ازیں کتاب ''اخبار الاخیار'' ۱۴ مولانا عبدالحق کی تصنیف ص ۸۹ کا حوالہ بطور سند نقل کرتے ہیں کہ شیخ جمال الدین کے ایک بیٹے شیخ برہان الدین صوفی ہوئے اور ان کے بیٹے شیخ نور الدین ہوئے ،پھر یہ جلال الدین اور فتح محمد اور محمد سردار اگر ان کی اولاد میں سے ہوتے تو ضرور اس کتاب میں ان کا اندراج ہوتا ۔۱۵ ایک حوالہ وہ اخبار ''منشورِ محمدی'' ۱۶ سے نقل کرتے ہیں کہ پادری عمادالدین ذات کے تیلی ہیں، ان کے والد نے یہ پیشہ ترک کر دیا تھا۔ہزاروں آدمی پانی پت کے رہنے والے اس بات کی تصدیق کرتے ہیں اور جب مدرسہ میں آپس میں ہنستے اور مذاق کرتے تو ان کو تیلی کا لونڈا کہا جاتا ۔۱۷

اس امر میں دو نکات بے حد اہم ہیں ۔اول یہ کہ امداد صابری کو ان کے خاندانی حسب نسب پر اعتراض ہے اور یہ کہ ان کے والد سراج الدین نہیں بلکہ چراغ الدین ہیں جو ذات کے تیلی تھے،لیکن ان کے بڑے بھائی مولوی کریم

الدین پر کوئی شبہ نہیں ۔دوم یہ کہ جن اخبارات کا انھوں نے حوالہ دیا ہے ،وہ ردّ نصاریٰ میں شائع ہونے والے اخبارات تھے۔انیسویں صدی کے وسط میں مشنری اخبارات اور ردّنصاریٰ کے اخبارات کا عام طرزِ اسلوب پُر تعصب اور اہانت آمیز تھا۔قرینِ قیاس ہے کہ یہ تمام بیانات اسی تعصب کا نتیجہ ہوں ۔مندرجہ بالا بحث کے نتیجے میں اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ مولوی کریم الدین ،عمادالدین کے حقیقی بھائی تھے تو یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولوی سراج الدین ان کے والد تھے۔تذکرہ ''طبقات الشعرائے ہند'' ۱۸۴۸ء میں مولوی کریم الدین واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ سراج الدین پانی پتی والد مجھ عاجز کے ہیں ۔۱۸ گارسین دتاسی بھی اپنی کتاب تاریخ ادبیات ہندوستانی میں لکھتے ہیں کہ مولوی کریم الدین ،شیخ سراج الدین کے بیٹے اور عمادالدین کے بھائی تھے۔۱۹ خود امداد صابری اپنی کتاب ''اخبار نویسوں کے حالات'' جلد اول میں واضح الفاظ میں کریم الدین کے بارے میں تحریر کرتے ہوئے ''واقعاتِ عمادیہ'' سے حوالہ نقل کرتے ہیں کہ مولوی کریم الدین بن سراج الدین بن مولوی محمد فضل بن مولوی سردار بن مولوی فتح محمد بن شیخ جمال ہانسوی رحیم اللہ۔۲۰ اسی طرح امداد صابری جب مولوی کریم الدین کے آباواجداد کا ذکر کرتے ہیں اور تذکرہ ''طبقات الشعرائے ہند'' سے نقل کرتے ہیں تو بیان کرتے ہیں کہ آپ کے والد سراج الدین پانی پت میں پیدا ہوئے ۔کریم الدین کے دادا نے اپنے صاحب زادے سراج الدین کو علمِ تصوف کی کتابیں پڑھائیں اور دنیا سے قطع تعلق کرنے کی تعلیم دی ۔سراج الدین بھی مسجد میں بیٹھ گئے اور توکل پر قناعت فرمائی ۔ ان کی ضرورت کے مطابق اشیاء پانی پت کے لوگ ان کو مسجد ہی میں پہنچا دیتے تھے۔ اس سے جو کچھ آمدنی ہوتی اس سے خاندان کی گذراوقات ہو جاتی۔۲۱ اس اقتباس سے واضح ہے کہ مولوی سراج الدین ذات کے تیلی نہ تھے اور یہ پیشہ انھوں نے کبھی بھی اختیار نہیں کیا۔

اب ہم عماد الدین کا وہ حوالہ نقل کرتے ہیں جو انھوں نے اپنے آباء و اجداد کے بارے میں اپنی آپ بیتی میں تحریر کیا اور اس تمام بحث کا سبب بنا۔

> ''میرے دادا نے اپنی زندگی اسی شہر (پانی پت) میں غلام محمد خاں کے ساتھ اچھی عزت وحرمت سے دینِ محمدی کی پیروی میں بسر کی ۔ان کے بعد میرے والد مولوی سراج الدین آج تک اسی شہر میں بیٹھے ہیں ۔ساری عمر عبادت وشریعتِ محمدیہ کی متابعت میں گزاری ۔۔۔ والد میرے بڑی عمر کے ہو گئے ہیں مگر اوقاتِ عبادت میں ان کی ہرگز فرق نہیں آیا۔ برابر وظیفہ خوانی و شب داری جاری ہے ۔ہاں! حواس میں کچھ خلل آ گیا ہے۔''۲۲

عماد الدین کے خاندانی حالات و واقعات میں مماثلت کے علاوہ عماد الدین کی آپ بیتی میں بعض ایسے بیانات ہیں جن سے ان کے اور مولوی کریم الدین کے حقیقی رشتے پر مزید روشنی پڑتی ہے۔عماد الدین کے مطابق وہ پندرہ برس کی عمر میں تحصیلِ علم کے لئے اکبر آباد گئے تو ان کے بھائی مولوی کریم الدین گورنمنٹ کالج میں اردو کے مدرّسِ اول تھے اور انھوں نے ان سے تعلیم حاصل کی تھی۔۲۳ فرمان فتح پوری کی کتاب ''اردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری'' سے اس بیان کی تصدیق ہوتی ہے۔وہ مولوی کریم الدین کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ ۱۸۵۵ ء کے قریب آگرہ کالج سے منسلک ہوئے اور ۱۸۵۷ء کے ہنگامے تک مدرّسِ اول کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔۲۴ امداد صابری خود بھی اپنی

کتاب ''اردو کے اخبار نویس'' جلد اول میں اخبار ''کوہِ نور'' لاہور ستمبر ۱۸۶۹ء سے ایک حوالہ کرتے ہوئے اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ کریم الدین، عماد الدین کے بڑے بھائی تھے۔ لکھتے ہیں کہ مولوی کریم الدین پانی پت میں ۱۲۳۷ھ کو عیدالفطر کے روز پیدا ہوئے۔ آپ کے علاوہ دو بھائی اور تھے۔ آپ ان دونوں سے بڑے تھے۔ غربت کی وجہ سے سوائے مولوی کریم الدین صاحب کے تمام خاندان کے افراد نصرانیت کے جال میں پھنس گئے تھے۔ عمادالدین صاحب نے معہ اپنی اہلیہ اور پانچ لڑکیوں اور چار لڑکوں کے عیسائی مذہب قبول کر لیا تھا۔ ان کے عیسائی ہونے کے بعد ان کے والد بھی جن کی عمر سو ۱۰۰ برس کی تھی، عیسائی ہو گئے تھے لیکن بعد میں اسلام لے آئے تھے۔[۲۵] من وعن یہی بیان عمادالدین کا ہے کہ ہم چار حقیقی بھائی تھے، جن میں سب سے بڑے مولوی کریم الدین، اس کے بعد منشی خیر الدین اور ان سے چھوٹے خود عماد الدین، سب سے چھوٹے معین الدین، جن کا ۱۸۶۵ء میں انتقال ہو گیا تھا۔[۲۶] ان کے انتقال کے باعث شاید ان کا ذکر نہیں ملتا۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مولوی کریم الدین اور مولوی عمادالدین حقیقی بھائی تھے اور ان کے والد مولوی سراج الدین تھے۔ معلوم نہیں امداد صابری اپنی کتاب ''فرنگیوں کا جال'' ۱۹۴۹ء اور ۱۹۷۹ء میں مولوی عمادالدین کے ضمن میں تحریر کرتے ہوئے اس بات پر کیوں ڈٹے رہے کہ مولوی عماد الدین کے والد مولوی چراغ الدین تھے بلکہ یہاں تک لکھ دیا کہ اگر عمادالدین کو اپنا حسب نسب بدلنا تھا تو ان کو یہ سلسلہ کسی حواری فرضی طم طماؤس [۲۷] یا پلوس [۲۸] سے ملانا چاہیے۔ اگر کوئی تحقیق کرے گا تو ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا۔[۲۹] جب کہ ''فرنگیوں کا جال'' ایڈیشن ۱۹۷۹ء سے قبل شائع ہونے والی کتاب ''اردو کے اخبار نویس'' جلد اول میں عماد الدین کو مولوی کریم الدین کا حقیقی بھائی تسلیم کرتے ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مولوی سراج الدین تا وقتِ مرگ عیسائی تھے یا مسلمان، تو اس سلسلے میں امداد صابری اور عمادالدین دونوں کے بیانات میں مماثلت ہے۔ امداد صابری کے بقول عمادالدین کے عیسائی ہونے کے بعد ان کے والد بھی جن کی عمر سو برس کی تھی، عیسائی ہو گئے تھے لیکن بعد میں اسلام لے آئے تھے۔[۳۰] عمادالدین اپنی آپ بیتی کے ضمیمہ میں، جو انھوں نے اس کے سات سال بعد ۱۹۷۳ء میں لکھا، یوں تحریر کرتے ہیں۔

> ''والد ماجد نے بھی عالمِ بے ہوشی میں بپتسمہ پایا تھا پر موت کے وقت مسلمان رشتہ داروں نے ان کا نام مسلمان رکھ لیا۔ انھیں تو اس وقت کچھ ہوش نہ تھا۔ عمر داری کے سبب عقل جاتی رہی ہے۔''[۳۱]

گویا یہ طے ہے کہ مولوی سراج الدین نے عیسائی مذہب قبول ضرور کیا لیکن بعد میں واپس دائرہ ء اسلام میں آ گئے اور تا وقت مرگ اسی پر قائم رہے۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ کریم الدین، مولوی ''طبقات الشعرائے ہند'' مطبع العلوم، مدرسہ دہلی، مخزونہ انجمن ترقی اردو، کراچی، ۱۸۴۸ء ص ۴۳۷۔۴۳۸

۲۔ مولوی کریم الدین ایک کثیر التصانیف مصنف ہیں مگر ان کی شہرت تاریخِ ادبِ اردو میں ان کے دو تذکروں گلدستہ ء نازنیناں اور طبقات الشعرائے ہند کی وجہ سے ہے۔ فتح پوری، فرمان، ڈاکٹر ''اردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری'' ص ۳۲۱

۳۔ مولوی عماد الدین نے اپریل ۱۸۶۶ء میں دائرہ ء عیسائیت میں داخل ہوئے اور اردو زبان میں دینی موضوعات پر ۵۳ سے زائد کتابیں اور رسالے لکھے۔ صابری، ''فرنگیوں کا جال'' ص ۱۰۵

۴۔ عمادالدین، پادری ''واقعاتِ عمادیہ'' پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی، لاہور، ۱۸۷۳ء ص ۳ تا ۴

۵۔ ایضاً۔

۶۔ فتح پوری، ڈاکٹر ''اردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری'' مجلسِ ترقیء ادب لاہور، ص ۳۲۰

۷۔ عمادالدین، ص ۴

۸۔ صابری، امداد ''فرنگیوں کا جال'' امداد صابری پبلشر چوڑی والان، دہلی، ۱۹۴۹ء ص ۱۰۳ تا ۱۰۴

۹۔ عمادالدین، ص ۴

۱۰۔ ایضاً۔

۱۱۔ ''پنجابی اخبار'' ایک سنجیدہ پر مغز اور معتبر اخبار تھا۔ ۳۱ ۲۰ سینٹی میٹر کے سولہ صفحات کے تین کالم میں شائع ہوتا تھا۔'' ڈاکٹر طاہر مسعود ''اردو صحافت انیسویں صدی میں'' ص ۵۳۱

۱۲۔ مولوی چراغ الدین کا ذکر امداد صابری نے کیا ہے کہ وہ پانی پت کے رہنے والے تھے اور ذات کے تیلی تھے۔ امداد صابری ''فرنگیوں کا جال'' ص ۱۰۴

۱۳۔ صابری ''فرنگیوں کا جال'' ص ۱۰۳

۱۴۔ اخبار الاخیار'' ہفتہ وار اخبار تھا جو دہلی سے ۱۸۷۰ء میں منشی محمد دین کی ادارت میں نکلا۔ منشی محمد دین کا ایک علمی اور صحافتی طبقہ تھا۔ امداد صابری '' فرنگیوں کا جال'' ص ۲۱۳

۱۵۔ صابری ''فرنگیوں کا جال'' ص ۱۰۴

۱۶۔ ''منشور محمدی'' کے نام سے ایک اخبار اردو میں بنگلور سے عشرہ وار مولوی شریف کے اہتمام میں نکلتا تھا۔ اس اخبار کی پیشانی پر یہ رباعی لکھی تھی۔

منشور سو لال ہمہ محتاج نہ جانم — باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد

توریت بلا توریت انجیل و تنجیل — گو پال صفت و سیرت میر و محمد

صابری ''فرنگیوں کا جال'' ص ۲۱۴

۱۷۔ صابری ''فرنگیوں کا جال'' ص ۱۰۴

۱۸۔ کریم الدین، ص ۴۳۷

۱۹۔ دتاسی، گارسین (M.Garcin de Tassy) کی اصل فرانسیسی تصنیف: HistoriedelaLitteratureHindouiet Hindoustanie مطبوعہ: Adolphe Labitte، پیرس، ۷۱-۱۸۷۰ء، ترجمہ از لیلیان سیکشن نازرو مرتبہ: معین الدین عقیل، ڈاکٹر، زیر طبع، ص ۶۲۶

۲۰۔ صابری ''اردو کے اخبار نویس'' جلد اول، صابری اکیڈمی محلہ چوڑی والان، دہلی ص

۲۱۔ ایضاً ص ۱۸۶

۲۲۔ ---، ''فرنگیوں کا جال'' ص ۱۶۲

۲۳۔ عمادالدین ص ۳

۲۴۔ فتح پوری، ص ۵

۲۵۔ صابری، ''اردو کے اخبار نویس''، ص ۱۸۶

۲۶۔ عماد الدین، ص ۴

۲۷۔ تیموتاؤس (Greek; Timo'theos لفظی معانی وہ جس کا رتبہ اللہ تعالیٰ نے بلند کیا) بائبل کے اردو تراجم میں تمتھیس جبکہ قدیم اردو تحریروں میں تیموتاؤس کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ [یاد رہے کہ یہ آپ کے یونانی نام کی نقل حرفی کی کوشش ہے جس کا تلفظ بیان کیا گیا ہے۔] آپ پہلی صدی عیسوی میں افسس کے بشپ تھے۔ بائبل کے عہد نامہء جدید میں شواہد ملتے ہیں کہ آپ کچھ اسفار میں حضرت پولوس کے ہم سفر رہے جن کا شمار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تابعین میں ہوتا ہے۔ عہد نامہ جدید میں موجود تیموتاؤس کے نام پہلا اور دوسرا خط دراصل حضرت پولوس نے آپ ہی کے نام لکھے تھے۔ [بحوالہ انسائکلو پیڈیا آف بائبل، ییل یونیورسٹی پریس ۱۹۹۹ء]

۲۸۔ پولوس (Paul یا اردو پولوس دراصل یونانی پادلوس کی نقل حرفی ہے۔) آپ کا اصل نام ساؤل تھا اور تعلق ترسیس شہر سے ہونے کی بنا پر ساؤل ترسیسی کہلائے۔ اسلامی مصادر میں آپ کو طالوتِ اصغر کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ آپ سیدنا مسیح کے تابعین میں سے ہیں اور آپ نے ایک دلچسپ روحانی تجربے کے بعد آبائی مذہب یہودیت کو خیر باد کہہ کر سیدنا مسیح علیہ السلام کو اپنا مولا و آقا تسلیم کر لیا۔ اس کی تفصیل عہد نامہء جدید میں کتابِ اعمال کے ۲۲ باب کی آیات ۱ تا ۲۲، ۹ باب کی آیات ۱ تا ۳۱ اور ۲۶ باب کی آیات ۹ تا ۲۴ میں ملتی ہے۔ آپ کو مسیحیت کا سب سے بڑا مبلغ تسلیم کیا جاتا ہے۔ ایضاً۔

۲۹۔ ---''فرنگیوں کا جال''، اشاعت ۱۹۷۹ء ص ۱۶۲

۳۰۔ ---''اردو کے اخبار نویس''، ص ۱۸۶

۳۱۔ عماد الدین، ص ۲۴ تا ۲۵

فہرستِ اسنادِ محولہ

۱۔ دتاسی، گارسان (M. Garcin de Tassy) کی اصل فرانسیسی تصنیف **Histoire de la Litterature Hindouie et Hindoustanie** مطبوعہ **Adolphe Labitte**، پیرس ۱۸۷۰ء-۷۱ ترجمہ از لیلیان سیکسٹن نازرو، مرتبہ معین الدین عقیل، ڈاکٹر (زیرِ طبع)

۲۔ صابری، امداد، ۱۹۷۹ء ''فرنگیوں کا جال'' کوہ نور پریس لال کنواں دہلی

۳۔ ---، ۱۹۴۹ء ''فرنگیوں کا جال'' امداد صابری پبلشر چوڑی والاں دہلی

۴۔ ---، ۱۹۷۳ء ''اردو کے اخبار نویس'' جلد اول، صابری اکیڈمی محلہ چوڑی والان، دہلی

۵۔ عماد الدین، پادری، ۱۸۷۳ء ''واقعاتِ عمادیہ'' پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی، انارکلی، لاہور

۶۔ فتح پوری، فرمان، ڈاکٹر، ''اردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری'' مجلس ترقیء ادب، لاہور

۷۔ کریم الدین، مولوی، ۱۸۴۸ء مطبع العلوم، مدرسہ دہلی، مخزونہ انجمنِ ترقیء اردو، کراچی

۸۔ مسعود، طاہر، ڈاکٹر ۲۰۰۲ء، ''اردو صحافت انیسویں صدی میں'' فضلی سنز پرائیوٹ لمیٹڈ، اشاعت اوّل